انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل ــ تا ــ ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

وابن قتیبہ و جابر جعفی و خطیب بغدادی اور حالانکہ جابر جعفی وغیرہ کاذب و متعصب ہیں۔ چنانچہ کتاب حیوٰۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۲۸ اور کتاب اقوال الصحیحہ صفحہ ۵۶ اور ابن حجر مکی نے کتاب خیرات الحسان صفحہ ۶۶ و ۶۷ میں لکھا ہے کہ یہ محض بے اصل اور افتراء امام صاحب پر ہے۔ امام صاحب مرجی نہ تھے۔ اور علاوہ اسکے جو معترض نے غنیۃ الطالبین کا حوالہ دیا ہے۔ کہ پیر صاحب نے امام اعظم کوفی کو مرجیہ لکھا ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ بڑے بڑے علمائے دین و مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت سید عبد القادر جیلانی کی نہیں یہ کوئی اور عبد القادر ہے۔ چنانچہ مولوی عبد العزیز ملتانی نے کتاب کوثر النبی اور مولوی غلام قادر بھیروی نے کتاب نور ربانی کے اختتام پر لکھا ہے کہ یہ کتاب غنیۃ الطالبین جو مشہور ہے پیر صاحب کی نہیں۔ اور بڑے بڑے بزرگان دین کی زبانی سنا گیا ہے کہ یہ کتاب پیر محی الدین سید عبد القادر کی نہیں انکی کتاب واقعی فتوح الغیب ہے۔ اور مولوی عبد الحکیم فاضل سیالکوٹی اسی کے ترجمہ فارسی میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت کسی مبتدع نے ملا دی ہے۔ اور میرا بھی یہی خیال ہے کہ یہ عبارت کسی متعصب دشمن مذہب حنفی نے اسمیں درج کر دی ہے۔ کیونکہ اسی کتاب غنیۃ الطالبین مترجم ترجمہ شیخ محی الدین مطبوعہ اسلامیہ صفحہ ۱۲۰ فصل وَالَّذِیْ یُؤْمَرُ بِہٖ وَیُنْکَرُ عَلٰی ضَرْبَیْنِ میں لکھا ہے کہ نہیں جائز واسطے فقیہ اور واعظ کے کہ تردید اور انکار کرنا مسائل اختلافیہ میں جنکو آئمہ اربعہ نے اجتہاد سے اخذ کیا ہے۔ اور نہیں جائز واسطے شافعی اور حنبلی کے کہ تردید کرے مسائل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اور نہیں جائز کسی کو کہ اٹھا دے دل کسی شخص کا مذہب شافعی اور حنبلی سے کیونکہ اٹھانا انکا جماعت میں تفرقہ ڈالنا ہے الخ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پیر صاحب کے نزدیک بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب حق اور سچے مذہب والے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ جو اتہام امام صاحب کے مذہب پر مرجیہ ہونے کا اسمیں درج ہے کسی متعصب ضدی حسدی وہابی نجدی کا بن بنایا ہے۔ پیر صاحب کا یہ خیال ہرگز نہیں تھا ورنہ اس مذہب کی تردید کرتے اور کتب تواریخ و تصوف میں لکھا ہے کہ پیر صاحب مذہب حنفی کو اعلیٰ جانتے تھے اور آخری عمر کے حصہ کو اسی مذہب پر پورا کیا۔ اور علاوہ اسکے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ یہ عبارت پیر صاحب کی ہے تو بھی اس سے امام صاحب کا مرجیہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ وہوہٰذا واما الحنفیۃ فہم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت الخ یعنی اپر حنفیہ وہ یار ابو حنیفہ بن ثابت کے ہیں۔ انہوں نے یہ زعم کیا کہ تحقیق ایمان و معرفت خدا کی اور اقرار کرنا ساتھ خدا اور اسکے رسول کے اور ساتھ اس چیز کے جو آئی ہے خدا کے پاس سے اجمالی طور پر جیسے کہ ذکر کیا اسکو بربوتی نے کتاب شجرہ میں۔ انتہی پس اب ناظرین احناف فرمائیں کہ اسمیں کہاں لکھا ہے کہ امام صاحب مرجیہ تھے۔ فقط اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔